بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

قادیان دار الامن و الامان ۳۱ جولائی ۱۸۹۹ء ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ

ہماری حیدر آبادی جماعت

حیدر آباد دکن مین جناب سید محمد سعید صاحب کی کوشش اور سرگرمی عمدہ نتائج پیدا کر رہی ہے سید صاحب تبلیغ حق مین بڑی دلچسپی سے حصہ لے رہی ہین ڈیڑھ سو کے قریب آدمی صرف انکی مساعی جمیلہ سے اس سلسلۂ حقہ مین داخل ہو چکے ہین اس کام کو اور بھی عمدہ طریق پر سرانجام دینے کیلئے آپنے بتائید و سرپرستی میر محمد رضوی صاحب وکیل ایک انجمن قائم کی ہے جسکی روئیداد ذیل مین درج کی جاتی ہے ہم چاہتے ہین کہ ہر ایک جگہ کی حقانی جماعتین حیدر آبادی جماعت کے نقش قدم پر چلین امید ہے کہ میر صاحب موصوف کی یہ کوششین دینی ترقی کا موجب ہون گی۔ (ایڈیٹر)

نقل

مقاصد و دستور العمل مجلس اتحاد اسلامی جماعت حضرت اقدس امام الزمان

تمہید

میرے معزز احباب و شرفار قوم نے بندۂ بیمقدار و خادم محبان کو مقاصد و اغراض ترقی اتحاد اسلامی جماعت حضرت اقدس فیضمہ کی تحریر کے لئے شرف اعزاز بخشا ہے جسکا شکریہ اداکرکے اپنی بے بسی اور ناتجربہ کاری سے سخت پشیمانی ہے۔ بہتر ہوتا کہ یہ اہم کام کسی ایسے سعید و بصیر و لئیق شخص کے سپرد فرمایا جاتا جو اس کام کا ہر طرح اہل ہوتا لیکن اس خیال سے گذارش کی جرأت ہوسکتی ہے کہ مصلحان و رہنمایان قوم ہدایت و اصلاح کے لئے بدل و جان ساعی و داعی ہین۔ اور المسلم مرآۃ المسلم کے فیض نما۔ اور اپنی جماعت کے لئے اس راعی کے فرائض کو مد نظر رکھتے ہین جو اپنے کسی بھیڑ کو گلہ سے باہر ہونے نہین دیتا اس امت مرحومہ کی صفات مین سے اللہ جل جلالہ نے یہ بھی ایک بڑی صفت ارشاد فرمائی ہے کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

نام دستور العمل

پس حسب تجویز جلسہ منعقدہ ۱۵ ربیع الاول شریف ۱۳۱۷ھ روز جمعہ یہ مسودہ مرتب کرکے بغرض ترمیم و منظوری پیش کیا جاتا ہے اس کا نام

دستور العمل ترقی اتحاد اسلامی جماعت حضرت اقدس واقع حیدر آباد دکن

رکھا جاوے۔

(نفاذ) اس کا اجرا ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ یوم عید السعید و المیلاد یعنی روز جمعہ سے ہوگا۔ اور تا وقتیکہ اجلاس عام سے اس کے خلاف مین کوئی امر طے نہ کیا جاوے واجب العمل ہر شریک پر ہوگا۔ الغرض حسب الارشاد عالی غالباً مقاصد و اغراض اتحاد اسلامی یہ ہونی چاہیئین۔

مقاصد

مقاصد و اغراض ترقی اتحاد اسلامی جماعت حضرت اقدس یہ ہون گے۔

فقرہ (۱) کل فرق اہل اسلام مین باہم حقیقی اتحاد و اتفاق پیدا کرنا۔

(تشریح) حقیقی اتحاد سے غرض یہ ہے کہ اہل اسلام عملی طور پر اتفاق کے پابند ہون کیونکہ اسلام کی لاانتہا خوبیون سے یہی مہتم بالشان ایسی خوبی ہے جو بنی نوع انسان کو متحد الخلق و الخلق والعمل والخیال بننے کی تعلیم دیتی ہے۔ مگر وائے برحال ما کہ اسوقت یہ ساری باتین ہماری زبان اور کتابون مین برائے گفتن خواندن ہین عملی نتیجہ تو الا ماشاء اللہ حکم عنقا رکھتا ہے۔ بلکہ قریب تھا کہ یہ جوش لسانی و تحریری بھی بالکل بیہودہ پڑ جائے

مگر وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ کے ازلی اور زبردست اقتضاء نے ایسے نازک وقت مین ایک متبع سنت اور نائب الرسول **امام الوقت** کو اس کی تقویت کیلئے حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کی صفت عنایت فرما کر کھڑا کر دیا جو **ملک پنجاب** سے ہدایت کے انوار کو بڑے زور کے ساتھ ساری دنیا مین پھیلا رہا ہے اور ہمارے **نبی** فداہ امی وابی کا **زندہ معجزہ** ہے لہذا اب ہم سب مسلمانون کو چاہئے کہ باہم سچے اتفاق سے اس **مقدس امام** کی پیروی کرین۔ اور زندہ اسلام سے مشرف ہوکر اپنی گم کردہ گرانمایہ پونجی کو پھر حاصل کرین۔

فقرہ (۲) قرآن مجید کی تسلیم اور اس کی اتباع مین ہر شریک بقدر طاقت خود حصہ لیا کرے۔

فقرہ (۳) باہمی ہر شریک اس جماعت کے اغراض و مقاصد کا محافظ رہے گا اور حتی الوسع باہمی مواسات و ہمدردی ذاتی بھی کرنی ہوگی۔

(شریک) ہر شخص موجودہ حیدرآباد جسکو حضرت اقدس سے بیعت ہو یا حضرت موصوف کا معتقد ہو ایک شریک جماعت حضرت اقدس کا ہو سکے گا۔

چندہ

ہر شریک جماعت کے سامنے فہرست چندہ پیش کی جائے گی ہر شخص اپنی استطاعت اور طیب خاطر سے جو مقدار چندہ درج فہرست کریگا ماہانہ اس کی ادائی اس پر لازم ہوگی۔

محافظ و خازن اور خازن کا فرض

اس جماعت سے دو شخص منتخب کئے جائینگے جسمین سے ایک کو محافظ کی خدمت اور دوسرے کو خازن کی سپرد رہیگی اور شخص خازن کے پاس ماہانہ چندہ ہر شریک ماہانہ جلسہ مین دیدیا کرے گا۔ اور اس کے لئے ایک کتاب رہیگی جس مین شریک چندہ دہندہ کے نام کے محاذی بعد وصول رقم چندہ خازن لکھ لیا کرے گا۔

رجسٹر اسمار

ایک کتاب جس مین کل شرکار جماعت کے نام مع ولدیت و سکونت و علاقہ بتصریح درج رہین گے وہ خازن کے پاس رہے گی۔

رجسٹر مصرف

ایک کتاب مصرف چندہ کی جس مین ابواب خرچ وقتاً فوقتاً لکھے جایا کرین گے خازن کی تحویل مین رہیگی۔ شریک جماعت جسوقت چاہے معائنہ کرے۔ اور سالانہ جماعت موجودہ حساب کتاب کو جانچ لیا کرے گی۔

فقرہ (۴) حضرت اقدس کی کل تحریرات یعنی کتب اشتہارات واخبار وغیرہ کسی خاص مقام مین جو اندرون بلدہ واقع ہو فراہم کردے جائین اور کتب کا سلسلہ ہمیشہ مکرر ہو تاکہ خریدار کی بھی حاجت روائی ہو سکے قیمت مع خرچ مساوی رہے **(ا)** کتب واخبارات واشتہارات دیکھنے کے عام وخاص مجاز رہین بشرطیکہ وہ کتاب وغیرہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچائین۔ **(ب)** کتب کی نگہداشت و سلسلہ خرید و فروخت محافظ کے سپرد رہے جو کم سے کم تین روپے ماہوار کا تجویز کیا جائے **(ج)** محافظ کو لازم ہوگا کہ وہ بہت خوش اخلاق نرم مزاج و متحمل ہو اور اپنی کارگذاری کا حال ہفتہ وار بذریعہ تحریر کسی خاص رکن یا ارکان کو دکھایا کرے اور خازن کے دستخط لیا کرے **(د)** ممکن ہو تو ملاحظہ کنندگان کتب کے اسمار کسی رجسٹر مین درج کرلے۔

فقرہ (۵) حضرت اقدس کی تصانیف سے ہفتہ وار بعد نماز جمعہ دو گھنٹہ کے لئے ہمیشہ کچھ پڑھا جائے جسکو علی الخصوص ہماری جماعت کے لوگ سنین اور بشرط مصلحت عام لوگون کو بھی اس کے سننے کی اجازت رہے **(ا)** علی الخصوص رجوع الی اللہ اور تاکید نماز وغیرہ کا مضمون پڑھا جائے **(ب)** حضرت اقدس کے خطوط اخبار الحکم کا مضمون بقدر ضرورت سنایا جائے **(ج)** از قسم مذکورہ بالا مضمون حضرت کے کسی خادم کا جسکو ارکان مجلس پسند فرمالین پڑھنے کی اجازت رہے

فقرہ (۶) اس کام کے لئے وسیع مکان کی ضرورت ہے جو اندرون بلدہ ہو اور ہماری جماعت مین سے کوئی صاحب سردست بلا کرایہ دیدین **(ا)** اس مکان مین پانی وغیرہ کا انتظام صاحب خانہ سے متعلق رہے اور اس کے اسباب کی نگرانی فقرہ (۴) ذیل (ب) کے سپرد رہے۔

فقرہ (۷) اس مجلس سے کسیکو مناظرہ وغیرہ کرنے کا حق نہ ہوگا اور نہ یہ جماعت بطور خود کسی سے مناظرہ کریگی اس جماعت کے ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ اپنے غصہ کا سخت دشمن بنکر وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ کا ثواب لین **(ا)** جو صاحب بعد ملاحظہ کامل کتب حضرت اقدس کے کوئی شبہ حق جوئی کے طور پر تحریری یا تقریری پیش کرین تو حسب تقرر مجلس وقت معینہ پر جواب ادا کیا جائے۔

فقرہ (۸) ہماری جماعت کو جہانتک ممکن ہو ہفتہ وار حسب تصریح فقرہ (۵) کارروائی کے لئے مقام مقررہ پر حاضر رہنا ہوگا اور ماہانہ حاضری یعنی ہر ماہ کے آخر جمعہ کو بلا عذر لازم سمجھی جائے گی۔

فقرہ (۹) ممکن ہو تو اس مجلس کو اضلاع بلدہ کی جماعت کیلئے جو ہماری جماعت ہے اگر وہ منظور کرین صدر قرار دیا جائے اور وہانکی حوائج کا رفع یعنی مقاصد و دستور العمل ہذا کے حتی المقدور اس مجلس سے ہو

فقرہ (۱۰) حضرت اقدس امام الزمان سے عرض معروض و مراسلت کا دائمی سلسلہ جاری کرکے وقتاً فوقتاً مقاصد مجلس کی اشاعت مین استمداد و استمداد ہوا کرے اور یہان کی کارروائیون کو اگر مصلحت سمجھی جاوے تو کسی اخبار یا اخبار الحکم کو اشاعت کے لئے دیا جائے مگر کوئی شخص بطور خود اسکا مجاز نہوگا کہ وہ کسی

کارروائی کو کسی اخبار کو دے سکے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

ملتمسہ

میر محمد سعید

بتائید جناب مولوی سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد

مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب

ہائے یہ بھی کس غضب کا جملہ ہے اُف کیسی حسرت ٹپک رہی ہے! نہین معلوم دیکھنے والے نے اسلامی دنیا مین کس بلا کا چھایا ہوا سناٹا دیکھا ہوگا کس قسم کی اُداسی برستی ہوئی دیکھی ہوگی کہ جسکو دیکھتے ہی دیکھتے اس کا دل بھر آیا اور بے اختیار اُسکی زبان سے نکل گیا کہ "مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب" اصل تو یہ ہے کہ خدا کسی دشمن کو بھی وہ روز بد نہ دکھائے کہ کسی مذہب کا کوئی آدمی خود اپنے ہی مذہب پر سوز و گداز کے ساتھ مرثیہ پڑھنے کے لئے بیٹھے۔

دل مین اک درد اُٹھا آنکھو مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانئے کیا یاد آیا!

اسلام ایک جامع صفات انسانی طریقہ کا نام تھا مگر افسوس اب تو اسکی صورت کچھ ایسی بدل گئی کہ پہچانی ہی نہین جاتی۔ عرب کی سرزمین پر جاہلیت کے زمانہ مین کفر کی اندھیان چل رہی تھین جب ضلالت اور گمراہی کی گھٹا گھنگور گھٹائین بڑے زور شور کے ساتھ چارون طرف سے اُٹھ رہی تھین نفاق پھیلا ہوا تھا خود پسندی ہر شخص کی گھٹی مین پڑی تھی اسوقت اسلام کے چمکتے ہوئے آفتاب نے خاک بطحی سے نکلکر اہل دنیا کی آنکھین کھولدین اور پھر اُنھون نے اسلام کی اس پیاری صورت کو دیکھا جو سر سے پاؤن تک دلکش زیورون سے آراستہ تھی اور جس مین دلفریبی کچھ ایسی کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی تھی کہ جسکو لوگ دیکھتے ہی دیکھتے دل پکڑ کر رہ گئے اور پھر یکے بعد دیگرے اپنے اس آبائی مذہب کو جسکی محبت اُن کے خون کے ساتھ اُن کی رگون مین دوڑ رہی تھی چھوڑ چھوڑ کر اسلام کے شمع جمال کے پروانے بنگئے اور لطف یہ تھا کہ جو مسلمان ہوتا تھا وہ اسلام کی اس دلکش صورت کا ایک بہت اچھا آئینہ بنجاتا تھا جھوٹھ سے اسکو قطعی دشمنی ہوجاتی تھی غیبت کو وہ برا جانتا تھا۔ بُری باتون سے اس کو نفرت ہوجاتی تھی اور اچھے کامون کی طرف بالطبع رغبت۔ اس کے دل مین اسلام کا ایک نیا جوش پیدا ہوجاتا تھا جس سے وہ سخت سے سخت آنیوالی آفتون کا بہت استقلال کے ساتھ مقابلہ کرتا تھا۔ اس کے ہر کام کی بنا خلوص اور محبت پر ہوتی تھی اور جو کام وہ کرتا تھا خاص خدا ہی کے لئے کرتا تھا۔ مکر اور فریب کو ان کے اعمال مین دخل نتھا آپس مین ایک دوسرے کا سچا بہی خواہ اور ہمدرد تھا اور رنج و خوشی کا دل سے شریک۔ آپس مین بھائی بھائی بنے۔ اخوت تھی اتفاق تھا اور ان عمدہ خصلتون نے اسلام کو وہ برقی قوت عطا کردی تھی کہ تھوڑے ہی دنون مین اس کی روشنی مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک پھیل گئی تھی۔ گو نو مسلمون کو اپنے قدیم آبائی مذہب کو چھوڑنے اور اسلام کے قبول کرلینے کی وجہ سے ان کے اعزا اقارب اور دوست احباب کی طرف سے ان پر سخت سخت اذیتین پہونچائی جاتی تھین۔ طعنہ کشی ہوتی تھی گھربار سے نکالے جاتے تھے کھانا پینا بند کردیا جاتا تھا۔ ناچار و دوکاندار ان کے ہاتھ کوئی چیز بیچتے نہ تھے مگر وہ اسلام کے کچھ ایسے جان دادہ اور عاشق تھے کہ یہ سب کچھ سہتے تھے مگر اسلام نہین چھوڑتے تھے۔ کسیطرح نہین چھوڑتے تھے اس موقع پر اسلام سے میری مراد فقط اسیقدر نہین ہے کہ خدا کی خدائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ہی وہ قائل ہون۔ بس اور کچھ نہین۔ نہین وہ ان سب صفات کے بھی جامع تھے جنکا سبق اسلام نے ان کو دیا تھا۔ زہد ان پر فخر کرتا تھا اور پرہیز گاری ان پر ناز کررہی تھی بُری خصلتون سے ان کو عار تھا۔ جس سے ملتے تھے خلق سے ملتے تھے۔ خلوص اور صفائی انکا شعار تھا۔ اپنے پرائے کے حقوق کو وہ اچھی طرح پہچانتے تھے اور بہت مستعدی کے ساتھ ان باتون پر انکا عمل تھا وہ اسلام کے سچے عاشق تھے اور رات دن اُن کو انھین باتون کا شوق تھا جنکی طرف اسلام اپنی تیکھی چتونون سے اشارہ کررہا تھا اسلام زبان سے فقط ایک بار

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کہہ لینے کا نام نہین ہے بلکہ اس پر سچے دل سے اعتقاد لانا اور اسی کے ساتھ ان احکام پر ایمان لانا بھی مشروط تھا جنکے کرنے نہ کرنے کے لئے اس کا کلام پاک نصیحت کا مجموعہ بنکر نازل ہوا تھا یا جس کی ہدایت اس کے رسول برحق نے فرمائی تھی۔

صوم صلوۃ حج اور زکوۃ خیر یہ تو اسلام کے رکن ہین ان کو فرض نہ جاننے والے پر تو کفر کا اطلاق ہوجاتا ہے لیکن اگر وہ حسن خلق۔ حسن معاشرت۔ تمدن۔ صلہ رحم۔ ذوی القربی کے حقوق۔ مسافر فقرا اور یتیمون کے ساتھ اور عہد کی وفا۔ قول کی راستی اور ان کے علاوہ وہ سب باتین جنسے انسان۔ انسان ہوسکتا ہے۔ اگر ان کی پابندی کے احکام کلام مجید مین ڈھونڈوگے تو ایک نہین۔ صدہا آیتین ملین گی۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ خدا کا حکم ہے عدل کرو احسان

ذوالقربیٰ کے حقوق ادا کرو۔ بُری۔ بدنما اور فساد کی باتوں سے پرہیز کرو۔ خدا تمکو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم اُن کو یاد رکھو۔ ان پر عمل کرو۔

یہ ایک چھوٹی سی آیت تھی مگر غور کرنے کے قابل ہے کہ اس پر عمل کرنا انسان کو کہان تک لوگون کی نظرون مین ذی عزت بنا سکتا ہے اسی کے بعد پھر ارشاد فرماتا ہے

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا - جس بات کا عہد کرو۔ وعدہ کرو اسکو پورا کرو اور قسم کھا کر بدلو نہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کو جسکو سنت رسول اللہ کہتے ہین اگر غور سے دیکھین گے تو معلوم ہوگا کہ ہم سب آپسمین کسطرح پیش آتے ہین۔ کسطرح آنا چاہئے اور ہمارے رسول بابی و امی کس طرح ہر کس و ناکس کے ساتھ پیش آتے تھے آپ کے حضور مین جب کفار آتے تھے تو آپ اپنی چادر مبارک ان کے لئے بچھا دیتے تھے اور کفار کے لئے اپنی جگہ خالی کرتے کرتے اس جگہ تک پہنچ جاتے تھے جہان پر جوتے رکھے ہوتے تھے۔

رَوَى هِشَامٌ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ اَحَدٌ اَحْسَنَ خُلُقًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَعَاهُ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ وَلَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ اِلَّا قَالَ لَبَّيْكَ - ہشام ابن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھین کہ رسول اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دنیا مین کوئی خلیق نہ تھا اصحاب یا اہل بیت مین سے جب کوئی آپ کو پکارتا تھا تو آپ جواب مین لبیک ہی فرماتے تھے یعنی حاضر ہون

قَالَ اَنَسٌ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ فَعَلْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ وَلَا فِيْ شَيْءٍ لَمْ اَفْعَلْهُ هَلَّا فَعَلْتَ

حضرت انس کہتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دس برس رہا اتنے زمانہ مین کبھی کسی کام پر حضرت نے اعتراضًا یہ نہین فرمایا کہ تم نے ایسا کیون کیا۔ اور مجھسے آپ کا کوئی کام نہ ہوسکا تو آپ نے تحکمًا اتنا بھی نہین فرمایا کہ یہ کام تم نے کیون نہین کیا۔

یہی وہ خوبیان تھین جنمین مقناطیسی قوت تھی جو لوگون کے دل بے اختیار اپنی طرف کھینچ لیتی تھی اور عام لوگ مسلمانون کا طرزِ عمل دیکھہ دیکھہ کر بڑے ذوق و شوق کے ساتھہ جوق جوق اسلام مین داخل ہوتے جاتے تھے۔ جو مسلمان ہوتا تھا وہ اسلام کا سچا عاشق ہوتا تھا۔ اور اس کے عشق مین جو جو تکلیفین کھانے پینے اور اور جسمی اذیتون کی ان پر ہوتی تھین انکو وہ اسی طرح راحت سمجھتا تھا جسطرح کسی دلستان کے عشق مین اس کا جانداوہ عاشق سب طرح کی مصیبتین جھیلتا ہے مگر منہ نہین موڑتا ہے۔ جس کی تصدیق کے لئے حضرت بلال کا واقعہ بہت مشہور ہے وہی لوگ شریعت کے احکام کے دل وجان سے اتباع کرتے تھے۔ امین وہ تھے۔ سچے وہ تھے۔ جو کہتے تھے وہ کرتے تھے۔ اور جس امر کا وعدہ کرتے تھے۔ اسکو وفا کرتے تھے۔ رحمدل وہ تھے۔ محسن وہ تھے۔ اعزا اقارب کے حقوق وہ پہچانتے تھے۔ کسی بندۂ خدا کے ٹھیس لگتی تھی تو ان کے دل پر چوٹ لگتی تھی۔ اگر کسی کے چوٹ لگتی تھی تو ان کے دل مین درد ہوتا تھا۔ کسی کے درد ہوتا تھا تو ان کے آنسو نکل آتے تھے اور اگر کسی کی آنکھون سے آنسو نکلتے دیکھتے تھے تو بے اختیار وہ چیخ اُٹھتے تھے۔ اصل تو یہ ہے کہ وہی سچے مسلمان تھے اور انھین کا ایمان تھا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے سے جسقدر بعد ہوتا گیا ویسا ہی اسلام

خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ - کا مصداق بنتا گیا۔ اسلام کے ہرے بھرے باغین اور ہی ہوائین چلنے لگین۔ انقلاب ہو چلا اور اداسی دوڑنے لگی۔ موسم بہار کی رت تو تھی پھول کھلے ہوئے بھی تھے مگر وہ انکا اگلا سا روپ و رنگ نہ تھا۔ نہ وہ رنگ مین شوخی تھی اور نہ وہ بھینی بھینی خوشبوئین اُن سے آتی تھین جو پہلے آتی تھین۔ غنچے چٹکتے تو تھے مگر چٹکے مین درد کی صدا آتی تھی۔ شاخین جھوم تو رہی تھین مگر ان مین وہ لوچ نہ تھا جسکو دیکھتے ہی بے اختیار حسینون کی کلائیان یاد آجاتی ہین۔ پتے ہرے تو تھے مگر وہ بھی کچھ افسوس سے ناتھہ مل رہے تھے۔ رفتہ رفتہ بہار یہان سے رخصت ہونے لگی اور خزان کا گذر ہو چلا ہرے ہرے پتون پر زردی دوڑنے لگی پھول کملانے لگے اور پھر خزان کے جھونکے بڑے زور شور کے ساتھہ یہان بھی چلنے لگے۔ یہ اس زمانہ کا تذکرہ ہے جب تبع تابعین کا زمانہ گذر چکا تھا مگر خیر مسلمانون کا طرزِ عمل اب تک اسلامی عظمت و جبروت کو کسیقدر سنبھالے ہوئے تھا اور مسلمان کچھہ اسلام کے نام کا لحاظ و پاس کرتے تھے۔ اس کے بعد پھر جو زمانہ آیا گیا خراب ہی آتا گیا اور اس کے مخالف ہوائین اسلام کے لئے ناسزاوار ہی رہین اور اب تو کہا ہی نہین جاتا۔ اسلامی صفات یا تو اب کتابون مین ملین گی۔ یا پہلے مسلمانون کی قبرون مین۔ لیکن اُن مسلمانون کو تو زمین کھا گئی اور ان کتابون کو اب زمانہ کا انقلاب کھا جاتا ہے۔ اس زمانہ کے مسلمانون کا حال نہ پوچھئے صاف صاف کہتے ڈرتا ہی ہون غیبت تو غیبت اندیشہ ہے کہ کہین لائبل کیس نہ ہو جائے۔ خیر کسیکو تو ہم کیا کہین مثال دیتے کی خود ایک ہماری ذات کیا کم ہے

نہ گلم نہ برگِ سبزم نہ درخت سایہ دارم
ہمہ حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا

ایمان کی تو یہ ہے کہ ہم مین اسلامی خوبیان نام کو بھی نہین چھو گئی ہے۔ حسد۔ بغض عداوت۔ فریب۔ بیرحمی۔ جھوٹھہ۔ ریا دغا بازی۔ خلف وعد۔ اور بیغیرتی۔ الغرض دنیا مین جسقدر بُری باتین ہین وہ سب ہم مین اسیطرح بھری ہوئی ہین جسطرح ہمارے

محمد اسمعیل

اسلاف مین کبھی خوبیان تھین ؏

بہبین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

یہ ہے ہمارا ایمان - اور ایسے ہین ہم مسلمان - ! لیکن یہ کیون ؟ اس لئے کہ وہ اسلامی زمانہ جسمین سچے اور دیندار مسلمانون کی جیتی جاگتی مثالین بکثرت موجود تھین جنکے طرز عمل کو دیکھہ دیکھکر دوسرون کو غیرت آتی تھی دلونمین جوش پیدا ہوتا تھا اب وہ زمانہ بہت دور گیا اور وہ علم بھی اُٹھ گیا اور اگر نہین اُٹھہ گیا ہے تو اب اُٹھا جاتا ہے جو ارکان دین اور عقاید درست کر دینے کے ساتہ اخلاق کو سبنھال سکتا تھا اور پھر یہ اور ستم ہو گیا کہ ہمارا اسلام اب آبائی ہو گیا - اب ہم کو اس سے بحث نہین کہ ہمارا مذہب ہے کیا اور ہم کو اس کی رو سے کیا کیا کرنا چاہیئے - بس ہمارے لئے اسقدر کافی ہے کہ مسلمان کے گھر مین پیدا ہوئے اور [illegible] وہ کیا چاہیئے - ہمارا اسلام اب رسم و عادت کی قبیل سے ہو گیا - چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمان بن مسلمان ہوکر ہمارے ایمان اور اسلام کو پہلے ایمان والون سے بھی زیادہ قوت ہوتی - اُن سے زیادہ دلون مین جوش ہوتا رگ و پے مین اسلام کی محبت بھری ہوتی اور محبت محبت کے درجہ سے بڑھکر عشق کے مرتبہ کو پہنچ جاتی - مگر نہین ہم نے اسلام کو آبا اجداد سے [illegible] میراث مین ملا تھا مگر ہماری گاڑھی کمائی کا نہ تھا اسکو ہم نے اسی طرح بیقدری سے برباد و تباہ کر دیا جسطرح [illegible] اپنے مرجانے والے ماں باپ کا اندوختہ بڑی بیدردی کے ساتھہ [illegible] ہین اُڑا دیتے ہین -

ہماری افلاس - ہماری بیعزتی اور ہماری نکبت کا یہی قوی سبب ہے کہ ہمنے اپنے اچھے طور طریقون کو بُرے عادات سے بدل لیا - اور پھر ہم اس آیہ کریمہ کے مصداق ہونگے -

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ - حق تعالے

کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک وہ آپ اپنی حالت نہ بدلے -

اشتہار

اپنی جماعت کے نام

اور نیز

ہر ایک رشید کے نام جو خواہشمند ہو

ہماری جماعت مین اول درجہ کے مخلص دوستونمین سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہین جنھون نے علاوہ اپنی دوسری لیاقتون کے ابھی وکالت مین بھی امتحان پاس کیا ہے اور وہ بہت ساحرج اُٹھا کر چند ماہ سے ایک دینی کام کے انجام کے لئے یعنی بعض میری تالیفات کو انگریزی مین ترجمہ کرنے کے لئے میرے پاس قادیان مین مقیم ہین اور یقین ہے کہ جب وہ بعد فراغت اس کام کے اپنے کام وکالت پر جائینگے تو کسی قریب ضلع مین ہی کام شروع کرینگے اور مین اس مدت مین یعنی جب سے کہ وہ میرے پاس ہین ظاہری نظر سے اور نیز پوشیدہ طور پر اُن کے حالات کا اخلاق اور دین اور شرافت کی رو سے تجسس کرتا رہا ہون سو خدا تعالے کا شکر ہے کہ مین نے انکو دینداری اور شرافت کے ہر ایک پہلو مین بھی نہایت عمدہ انسان پایا ہے - غریب طبع با حیا اور تک اندرون پرہیزگار آدمی ہے اور بہت سی خوبیون مین رشک کے لائق ہے - ان دنون مین انکو شادی کی ضرورت ہے - عمر تخمیناً چوبیس برس کے قریب ہوگی - خاندان کے زمیندار شریف اور موضع مرار علاقہ ریاست کپورتھلہ کے باشندے ہین - پہلے بھی مین نے ان کے لئے اپنی جماعت مین تحریک* کی تھی مگر بعض وجوہ کے سبب سے اُس وقت اس کام کی انجام دہی مین معذوری پیش آگئی - اور اب وہ وقت ہے کہ بخیر و خوبی وہ کام کیا جائے لہذا دوبارہ یہ اشتہار جاری کیا گیا - میرے نزدیک جہانتک مجھے علم ہے ہماری جماعت میں ایسا انسان یا کوئی اور شخص بہت ہی خوش قسمت ہوگا جس کی لڑکی یا ہمشیرہ کا رشتہ مولوی صاحب موصوف سے ہو جائیگا یہ بات ظاہر ہے کہ ایسے ہونہار لڑکے جو بہمہ صفت موصوف ہون اور ہر طرح لائق اور معزز درجہ کے ہون تلاش کرنے سے نہین ملتے اور لوگ اکثر دھوکا کھا لیتے ہین اور اپنی لڑکیون پر ظلم کرتے ہین - چاہیئے کہ ہر ایک صاحب بہت جلد مجھے اطلاع دین اور یہ بات ضروری ہے کہ لڑکی علاوہ شکل اور صورت خداداد کے سنجیدگی اور عقل و [illegible] ضرورتون کے موافق علم ادب یا [illegible] سے کافی بہرہ رکھتی ہو - زیادہ [illegible] کی ضرورت نہین - والسلام

المشتہر

خاکسار **مرزا غلام احمد** از قادیان

*حاشیہ جن صاحبون نے پہلے اشتہار کے وقت اس بارہ مین خط بھیجے تھے وہ خط محفوظ نہین رہے [illegible] انکو بھی چاہیئے کہ دوبارہ اطلاع دین - منہ

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خط کا انتخاب

یہ خط فرزند یا بھتیجے کے نام ہے -

دھوم دھام

دھوم دھام ہے خوش اس لئے ہون کہ یہ دونون باتین بڑی سعادت کی ہین - اور نہایت اندیشہ مین بھی پڑا ہوا ہون یہ شہرت کیطرف سے ! یہ سارے پھندے خود میرے راستون مین پڑ چکے ہین اور مین انہین مین آ پھنسا ہون - مجھے یہ خوف ہے کہ یہ تمھاری پرہیزگاری اور تقوی اور طہارت کی بلند نامی ظاہر پرست اہل دنیا کو تمھارے گرد جمع کر دے انکی اطاعت اور خوشامد اور تعریفین نفس کو سرکشی مین مدد دین اور تحسین مریدون کا سرا اپنی ذات کی عاجزی اور کمزوری سے بیخبر کر دے - ہم تم دونو اچھی طرح جانتے ہین کہ ہم ایک سخت درجہ کے گنہگار ہین اگر کچھ ہین تو بس اتنا کہ مدتون بعد ہم مین اپنی ہستی کی نسبت سوچ کا مادہ پیدا ہو چلا تھا - اور صرف اپنا محض نکما اور ہیچمیرز ہونا ہم پر کھلتا جاتا تھا اگر ہم سے کسی طرح اپنی ذات کی نسبت اتنی سی پہچان (جو دوسرے عارفون کے دریائے عرفان کے ایک قطرہ سے بھی کم ہے مگر ہمارے لئے غنیمت ہے) وہ بھی چھن جائے تو یہ حالت ہماری شور بختی بڑی افسوس کے لائق ہوگی -

اصل یہ ہے کہ یہ خوبی اور قوت مامور من اللہ کو دیجاتی ہے کہ بیرونی محرکات خواہ وہ کسی قسم کے کیون نہون اس کے جذبات کو اپیل نہین کر سکتی - لوگون کی خوشامد اس مین خود پسندی اور انانیت کا مادہ پیدا نہین کر سکتی - کیون ؟ اس کی زندگی اس کا چال چلن اس کی ہر ادا تو دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوتی ہے اس لئے ان کی وہ قوتین گویا سلب ہو جاتی ہین جو خارجی محرکات سے جوش مین آکر ملکی خواص کو دبا لیتی ہین - چونکہ ان کو اخلاق کے مختلف شعبون کی تعلیم دینی منظور ہوتی ہے اور عملی طور پر اس تعلیم کی سہولت دکھانی مدنظر اس لئے ہر ایک قسم کے امور ان کو پیش آتے ہین تاکہ وہ مکمل طور پر ہدایت کر سکین

سبق نہین لیتا ہمارے محسن و مخدوم مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے اپنے سالہا سال کے تجربہ کے بعد ایک ایسا گر بتلایا ہے جو سلیم الفطرت انسانون کے لئے ہر حالت مین خضر طریقت ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ راستباز کی مخالفت کے لئے کسی کا کوئی اعتراض یا طعن کبھی بھی باعث نہیں ہونا چاہیے خواہ وہ طعن کرنے والا کیسا ہی بڑا عابد و زاہد کیوں نہ ہو - کیونکہ آخر ابوالبشر خلیفہ اول آدم علیہ السلام پر طعن کرنے والے ملائکہ سے تو بڑھا ہوا نہ ہوگا پس اس کے طرز عمل کو دیکھو اس کی تسلیم پر غور کرو کہ منہاج نبوت کے خلاف تو نہین - بہرحال ہماری غرض اس وقت یہ ہے کہ شخص صاحب موصوف اس خط مین جو کچھ ارقام فرماتے ہین لاریب وہ سالک کے لئے بہت ہی مفید امر ہے لیکن کوئی نادان اس قاعدہ کو مامور من اللہ کے متعلق قائم کرکے دھوکا نہ کھاوے - وہ عوام الناس سے وحشت اور نفرت نہین کر سکتا اور نہ اُسے کرنی چاہئے - بلکہ اُسکے اندر موانست اور تالیف قلوب کی ایسی قوت ودیعت رکھی جاتی ہے کہ عام لوگون سے وحشت وہ کر ہی نہین سکتا - ہر قسم کے انسان اس کے حضور آتے ہین تاکہ وہ اطمینان کے ساتھہ تبلیغ حق کر سکے - اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ مامور من اللہ کو کسقدر وسعت اخلاق عطا ہوتی ہے اور اس کے سینہ مین کیسی انشراح ہوتی ہے -

ایڈیٹر

تریاق القلوب

جاذب الارواح الی حضرة المحبوب

مندرجہ بالا نام کا ایک رسالہ ان دنون زیر اشاعت ہے جب ہوگی دنیا کو معلوم ہو جاوے گا کہ کس فوق العادة استقامت اور جرءت کے ساتھہ اسکا مصنف لوگون کو اپنے مشن کیطرف بلا رہا ہے اور اپنی صداقت کے لئے کسقدر زبردست تائیدی نشان اس کے ہاتھہ پر صادر ہو چکے ہین - اللہ تعالی کی پاک ذات پر ایمان اور کامل ایمان کا نمونہ اس کی زندگی مین نظر آتا ہے - نظر انصاف اور فکر مستقیم سے اگر ایک دہریہ اور مادہ پرست انسان بھی اسکو پڑھہ لیگا - تو ہمارا دل شہادت دیتا ہے کہ اُسے اگر اور کچھہ نہین تو اتنا ماننے مین تو کلام نہین ہو سکے گا کہ خدا تعالے پر ایک کامل ایمان کے جس معراج پر یہ انسان پہنچا ہے - آج دنیا مین اس کی نظیر مشکل ہے - بہر نمط اللہ تعالے کے فوق الفوق ہستی پر ایمان پیدا کرنے اور منہاج نبوت کے اسرار کی کلید ہے اور لاریب دل کی زہرناک روحانی امراض کے لئے تریاق ہے اس کی قیمت ابھی تجویز ہوئی ہے ابھی مکمل نہین ہوا - بہرحال اپنی روحانی امراض کا مداوا چاہنے والے مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس امام علیہ السلام قادیان کے نام درخواست بھیجین -

ہجرت

اکثر احباب کے عنایت نامے خاکسار کے نام آتے ہین تو وہ سر سادہ آتے ہین اور سارو سی قادیان آتے ہین تو اسمین بڑی دقت اور مشکل ہوتی ہے اب مین ہر ایک صاحب کو جو مجھسے واقفیت رکھتے ہین اطلاع دیتا ہون کہ اب جو صاحب خاکسار کے نام خط لکھین وہ سیدھا قادیان بھیجین کس لئے کہ اب خاکسار ہمیشہ ہمیشہ کو ہجرت کرکے مع اہل و عیال دلالان مین حضرت امام علیہ السلام کے قدمون مین آپڑا اگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرہم عیسیٰ مرہم رسل مرہم حوارئین

یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہی جو زخموں اور جراحتوں اور نیز زخموں کی نشان معدوم کرنیکیلئے نہایت نافع ہے یہ وہ مرہم ہے جو واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے یعنی اُن کے صلیبی زخموں کیواسطے بنائی گئی تھی جبکہ حضرت مسیح صلیب کے بعد حواریوں کو ملے اور اپنے وہ زخم اُن کو دکھائے جو صلیب پر کھینچنے سے آپکے ہاتھوں اور پیروں میں لوہے کی کیل ٹھونکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت مسیح کو اُن چوٹوں اور زخموں کیلئے یہ مرہم تیار ہوئی

جو برابر چالیس روز تک حضرت مسیح کی صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالی نے آپکو شفا بخشی

اور اس مرہم اس تواتر سے طبی کتابوں میں ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی ڈاکٹر اور کیا یہودی مجوسی طبیب اور کیا اطباء اسلام نے اس مرہم کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کی بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کیلئے حواریوں نے اسکو بنایا تھا چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ اس مرہم عیسی کا ذکر مع وجہ تسمیہ درج ہے اور اس کے عجیب غریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہے اور اسکی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبوں نے تسلیم کیا ہے غرض اس مرہم کی تعریف میں یہ قدر لکھنا کافی ہے کہ

حضرت مسیح تو بیماروں کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے حضرت مسیح کو اچھا کیا

یہ مرہم تمام قسم کے زخموں کیلئے نہایت پرتاثیر دوا ہے

اس کے لگانیکے ساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہے اور پھر زخم مندمل ہو جاتے مندرجہ ذیل امراض کیلئے جسقدر مرہم اور مالش کے تیل آجکل رائج ہیں سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہے نہایت احتیاط سے اصل اجزا کو مہیا کر کے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہے۔

طاعون - سرطان کے زخم - خنازیر کے گھاؤ - گلٹیاں - چوٹوں کے زخم

پھنسی - پھوڑے - گنج - خارش - اور طرح طرح کی جلدی بیماریاں - ہر قسم کے **ناسور** - پرانے گندے زخم - **تلی** کے ورم -

بواسیر کے درد - ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا - **کان سے ریم کا بہنا - جانوروں کا کاٹ لینا - جل جانا - عورتوں کی** خطرناک بیماریاں

قیمت فی ڈبیہ عہ - ۱۲ر

کارخانہ مرہم عیسی

حکیم محمد حسین

لاہور بھاٹی دروازہ سے طلب کرو

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۶/ ممیرے کا سرمہ سفید۔ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸/ خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴/ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے بہت پانی جانا۔ دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے مین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے بہت پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔

راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲ مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے طیار ہے مینے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکوں مین خود بخود دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انہین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ رکھی جاتی تھین صفائی کے ساتھ نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ **راقم** خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وینشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳ مینے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے طیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین۔ استعمال کرکے دیکھا۔ مفید پایا۔ میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطہ جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے **راقم** ڈاکٹر برج جلاس گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴ ہم مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وینشنر پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء سے جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ واقع قادیان شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و مالک کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا